نصر من اللہ و فتح قریب و بشر المومنین

آج جانبازون کا مجمع ہی در قاتل پر
کون کرتا ہے قدر تیغ پہ سر دیکھین تو

الحمد للہ والمنۃ کہ درین ایام خیر انجام تقریر اسلام متعلق جنگ ترکی و بلقان بنام نامی

قومی دو نظم و نثر

سنہ ۱۹۱۲ء

من تصنیف لطیف جناب مولانا مولوی غلام احمد صاحب شوق سنبھلی و واعظ السلام و مصنف و مولف و مترجم انوار الحسنات ۔ و مثنوی فریاد روح و مثنوی جوش رحمت و مثنوی زہد و جام فنا و مکتوب خواجہ اجمیری و سیرۃ العارفین و سلطان التواریخ و تجلیات و آئینہ عرب و طوفان محشر و الاسرار و معجزہ شق القمر و رسالہ تعبیر و قیافہ ۔ و جمال محبوب و السلام

حسب فرمایش برادر عزیز منشی محمد خلیل اللہ عباسی سنبھلی نے

سید حبیب رضا نے اپنی مطبع محمود المطابع مرادآباد محلہ قاضی ٹولہ مین چھاپی اور

بار اول ایکہزار جلد ۔ محمد خلیل اللہ سنبھلی نے چھپا کر شایع کی ۔ قیمت فی جلد ۱ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خوشنما میدان جنگ کا خونین نظارہ اور بہادرون کا قومی گیت

عشرت قتل گہ اہل تمنا پوچھہ
چرخ نے باندھی ہی دیرانئ عالم پہ کمر

عید نظارہ ہی شمشیر کا عریان ہونا
درو دیوار سے برسے ہے بیابان ہونا

آج عالم مین کیا ہو رہا ہے۔ صبح سے شام تک شام سے صبح تک برابر خونین سمان شش جہت مین پیش نظر ہے۔ روئی زمین پر سناٹا ہی۔ دنیا مین زلزلہ پڑا ہوا ہے جو لفشان خون آشام تلوارین نیام سے نکلی ہوئی علم ہین۔ آتش افشان بندوقون دہوان دہار گہٹا مین اوٹھ رہی ہین۔ قلعہ افگن توپونکی گہن گرج آوازونسے رعد کی کڑک شرمائی جاتی ہی۔ صاف شفاف کرچ سنگینون برچھیون کی چمک دمک سی طرفۃ العین مین ہر طرف میدان جنگ مین بجلی کوند کوند جاتی ہی۔ زمین کے اوپر آسمان کے نیچے دو زبردست قومین آپس مین سخت صف شکن مقابلہ کی لئی تلی ہوئی ہین۔ بازار فنا گرم ہونیکو ہی دو طرفہ دوکانین اجل اور سر فروشی کی کہلی ہوئی۔ امن و امان الوداع کہہ کر رخصت ہے چکی۔ مان بیٹے کو رن مین سرکٹانیکی بڑی خوشی اور فراخ حوصلگی سی اجازت دے چکے۔ دودہ کا حق اسی شرط پر بخشا گیا کہ منہ پر کہا ئیگے مگر میدان سے منہ نہ موڑیگے۔ بی بی کے پیاری ادا محبت خیز نازونکا خاتمہ ہو لیا۔ بچون کی محبت سے جان نثارون نے دل موڑ لیا

باپ کے آخر وقت بڑھاپے کے زمانہ مین نوجوان کمر توڑ چلے تنہا چھوڑ چلے۔ بہن کی الفت
دل سے بھلائی یارون عزیزون کو سلام رخصت کرکے قیامت مین ملنے کی سنائی۔ باغ
آفاق سنسان۔ دنیا ہو کا میدان گلشن ہستی آمادہ خزان۔ بہار انسانی تیز دوان
و روان۔ انسانی ہمدردی کہان۔ بنی نوع آدم کی حالت پریشان وقت اضطراب
دل بیتاب ہے نہ راحت وچین نہ آنکھون مین خواب۔ جمعیت واطمینان کی دم شماری
قیامت کی انتظاری۔ صلح اور باہمی اتفاق کی ناپائداری۔ نفاق وحسد کی بیماری
سب سے بھاری عجیب حالت طاری ہی ایکطرف اسلامی پرچم ہلالی ہوائی اقبال
اوج اجلال پر لہرا رہا ہی تو دوسری طرف صلیبی نشان خونین سمان خونفشان نظارہ
دکھلا رہا ہے ایک طرف تکبیر کے نعرے پرجوش حمیت کی لہجہ مین سنے جاتے ہین۔
دوسری طرف مسیحی حمایت کے طرارے بڑی جوش وخروش کیساتھ بھرے جاتے ہین
دار وگیر ہے ہل چل ہی کھلبلی مین ہر سوار وپیدل ہی۔ عالم کے ہر در و دیوار پر حسرت کا
منہ برس رہا ہی۔ عالم انسان کس مایوسی کے ساتھ مصالحت اور موافقت کو ترس
رہا ہی۔ فوجون کے غول کے غول چلے آرہے ہین۔ لشکرونکو غٹ کے غٹ سر کٹانیکو
جا رہی ہین ہر شخص کی زبان پر حسب حال یہ شعر جاری ہی ؎

شکست وفتح نصیبون سے ہی ولے ای میرؔ ۔ مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا

معرکہ امتحان وفا ہی۔ جان بازی کا وقت غیرت کی جا ہی۔ سرخروئی کی خواہش۔ سینہ مین سوز وگداز
جگر مین کاہش۔ دنیا کو چھوڑی زن وفرزند مادر وپدر یار آشنا سے منہ موڑی اپنے وطن ملک عزت
[illegible] قومی پر بیدریغ قربان ہونیکو آمادہ۔ اپنی اپنی بادشاہ افسر جنگ کی سامنے سر کٹانے
جان دینے قوم وملت کی عزت وآبرو قایم رکھنی پر مضبوط عہد وپیمان قول وقسم دی کر لڑنے مرنے

دل نہادہ۔ دنیا سے ہاتھ اوٹھائی حسرت وارمان بھری دلون کو پہلو مین دبائے تہور جرأت کی
دشمن سے دلیرانہ جنگ مین لڑائی داد مردانگی دینے پر مستعد ہین۔ صبح کا سہانا سمان ہے میدان جنگ
مین صف لشکر ہین ایکطرف ہین یا عیسیٰ مسیح کے نعرے بلند ہین دوسری طرف کلمۂ توحید کے
دلکش صداؤن سے جنگل گونج رہا ہے موت آنکھون مین نقشہ جمائی ہوئی زندگی سے ہرا دینے
اپنی ہاتھ اوٹھائی ہوئی کہان پیدا ہوئی کہان کس گود مین پلی کہان سر کٹانے پر تلی کھڑی ہین
ندیان خون کی جاری ہونیوالی ہین عجیب عجیب امید وبیم کی حالتین طاری ہونیوالی بیرحمی
جلادی سے کام ہے رحم کا نام نہین اللہ اکبر اس اضطراب اس انتشار ایسی عالم اضطرار مین
ہم اپنی جان نثار قومی بھائی ترکون کو معرکہ امتحان وفا مین کسقدر حیرت انگیز استقلال پر
پاتے ہین جنکے قدم ہمت بڑی وزن ووقعت کیساتھ مثل کوہ ہمالیہ یا کوہ قاف کے میدان
جنگ مین دامن زمین کو دبائے کھڑے ہین آسمان اونکی رفعت سے شرماتا ہے
زمین کا زہرہ اون کی جلالت وعظمت سے پانی پانی ہوا جاتا ہے زندگی سے سیر
ہین مرنے پر دلیر ہین اللہ رے اولوالعزمی دنیا کی عیش راحت آرام محبت جاہ ومال پر
خاک ڈالے ہوئے ہین دہر ناپائیدار کو حقیر سمجھکر اوس سے نفرت کرکے بکمال استغنا
محبت دنیا دل سے نکالے ہوئے ہین آخری وقت ہے مگر چھاگل مین پانی بھی نہین
جو مرتے وقت دو قطرے پیکر حلق تر کرین توشہ دان مین جو کی روٹی اور ستو بھی ختم ہوگئے
دو وقت کا فاقہ ہے مگر بھوکے پیاسے مردانہ وار حملونکو تیار ہین پیشانی پر ضعف سے چین
نہین خدا کا شکر زبان پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلمین ہوائی حمیت اسلام
رگ رگ مین سمائی حمیت قومی سینہ وجگر مین سبحان اللہ سبحان اللہ۔ کیا پاکیزہ خو فرشتہ
رو نام اور خدا کے بندے ہین جنکے نام سے شجاعت کو فخر جنکے ذکر سے اولوالعزمی کو ناز جنکا

سکہ تمام عالم مین ممتاز خدا کی رحمت فضل وکرم سے ہمدوش رسول عربی شہنشاہ حجاز
کے مقدس پیار کی توجہ کی نظر سے دعا سے سرفراز۔ ہماری ترک شوق شہادت کی لاانتہا
جذبات مین غرق ہوکر حسب حال اس شعر سے ترنم ساز ہین ؎

مرے جو موت کے عاشق بیان کبھو کرتے
مسیح وخضر بھی مرنے کی آرزو کرتے

واللہ حامیان اسلام متبعان شریعت ایسی ہی ہوتے ہین انکی نام سے اسلام کو
عزت اسلامیون کی وقعت وآبرو ہی عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ترک غازی
جوانمرد کیلئے طوق گلو ہی ؎ شہیدان محبت خوب آئین وفا سمجھے ۔ بہا خون کوے قاتل مین
اسکو خون بہا سمجھے ۔ اے اسلامیو ہندی مسلمان بھائیو یہ خونین نظارہ دیکھکر یہ دردناک
افسانہ سنکر تم کو بھی اپنے اوپر کچھہ عبرت ہوئی کہ تم خواب ناز مین آرام سے پانون
پھیلاکر صبح کردیتے ہو نہ خدا کی یاد نہ رسول سے التجا اور نہ وقت پڑنے کی فریاد نہ قوم
کی امداد گرویدگی اسلام وجان نثاران اسلام سے آزاد اپنا وقت ضایع اور معصیت
مین عمر برباد کرتے ہو کیا خدا کو یہ منہ لیجاکر دکھاؤگے قوم تمہارے لئے سر کٹائے تم قدرے
زر سے بھی کیا قوم کے کام نہ آؤگے ہندوستان مین تمہارا جہاد دشمن سے مقابلہ
صرف یہ ہی کافی ہے کہ اپنی روپیہ پیسہ سے حرمین شریفین کے محافظ ترکون کی مدد
کرو۔ بغداد نجف اشرف کربلاے معلی کے آستانون کے خادمون یعنی عثمانیہ سلطنت
کے وفادارونکی ساتھہ زر نقد سے محبت کا دم بھرو۔ جب اللہ فرماتا ہے۔
وکان حقا علینا نصر المومنین۔ کہ ہم پر حق ہے کہ ہم مدد اور نصرت مومنین کی
کریں تو بھلا بندے کس خواب غفلت مین سوئے ہین کہ اپنے بھائی بہن اور ان کے
زخمیون کے رانڈون کے یتیم بچون کے کھانے پینے اوڑھنے بچھونے بسر اوقات

مرہم پٹی وغیرہ ضروریات کے فکر کرنا ضروری ہی جب ہماری گورنمنٹ عالیہ ہماری ترکون سے اعلیٰ درجہ کی انسانی ہمدردی فرما کر خود چندہ سے اون کی امداد فرماے تو ہم کو سبق لینا چاہیے۔ وما علینا الا البلاغ ۔

کمال درد اور ادب سے التجا بجناب خواجہ دوسرا محبوب سراپا ناز حبیب الٰہی شہنشاہ حجاز برائے نصرت و شفاعت امت مجوب نیاز (صلی اللہ علیہ و آلہ)

اے ختم رسل نور خدا وقت مدد ہے
اے مظہر کل صل علی وقت مدد ہے

اے خالق ہر ارض و سما وقت مدد ہے
اے قادر مولےٰ جل و علا وقت مدد ہے

کونین کے اے عقدہ کشا وقت مدد ہے
اسلام پہ نازل ہے بلا وقت مدد ہے

وہ ملک کہ رشک ارم و حور ہم دعرب مین
وان کفر کی امنڈی ہی گھٹا وقت مدد ہے

دن ڈوب گیا رات اندھیری ہین کھیوا
ہم ناؤ مین دریا ہی چڑھا وقت مدد ہے

موت آنکھوں مین ہر سمت سی نقشہ ہی جمائی
ڈرباو کی ہر سو ہے صدا وقت مدد ہے

گھڑیال گر مچھ کہین ناکے ہین بہنور مین
منہ سب کا نگلنے کو کھلا وقت مدد ہے

دو بستیان اللہ کی اور تری لبائی
آباد ہین جس مین شرفا وقت مدد ہے

وہ مکہ کہ ہے مہبط الواہ تجلے
وہ طیبہ کہ مسکن ہی ترا وقت مدد ہے

ہو کفر کو ویرانی اسلام پہ اصرار
اے حامی اسلام چل آ وقت مدد ہے

آفت مین مسلمان ہین ہلاکت مین بلا مین
ہین تیرے غریب غربا وقت مدد ہے

جان دیگے دین پر تری کتنے ہی بہادر
ہین کتنے ہی سرگرم وغا وقت مدد ہے

بسمل کہین گھایل کہین دم دینے پہ مایل — الفت مین تری کیا نہ کیا وقت مدد ہے
ابتک تو وہی حوصلہ ہمت بھی وہی ہے — میدان نہین ہاتہون سے دیا وقت مدد ہے
دین پر تیری سر دیتی ہین زر دیتی ہین گھر بھی — اسلام کو رکھتے ہین بجا وقت مدد ہے
یہ صبر کہ زخمی ہین سسکتے ہین تڑپتے — کرتے نہین فریاد و بکا وقت مدد ہے
جان دیتے ہین دم تیری ہی الفت کا ہین بھرتے — یون چھوڑ چلے دار فنا وقت مدد ہے
بی بی رہی بیوہ تو یتیم ہو گئے بچے — گھر در چھٹا لے تیری رضا وقت مدد ہے
وہ ترک کہ ہین سینہ سپر ہین بکے اوپر — سمجھے جنکو پہلے تیری دعا وقت مدد ہے
بے وارث و والی زن و فرزند کو چھوڑا — کون اونکی خبر لیوے بھلا وقت مدد ہے
اے عقدہ کشا جن و بشر حور و ملک کے — اے ہاشمی محبوب خدا وقت مدد ہے
غل نصر من اللہ کا میدان میں پڑجائے — زورا نا فتحنا کا دکھا وقت مدد ہے
اے مہر عرب ماہ عجم کہو وے یہ ظلمت — ہان دربھیان اعدا کی اڑا وقت مدد ہے
تقصیرین جو ہمسے ہوئین للہ انہین بخش — رحمت سے کر اب عفو خطا وقت مدد ہے
آدم کیلئے نوح و براہیم کی خاطر — دیکھ حالت امت کہ بڑا وقت مدد ہے
حسنین کے صدقہ مین خبر چاہئے لینا — ترکون کے جو ہین صرف بلا وقت مدد ہے
اے حامیو اے ہمدمو اے مونس اسلام — اے جملہ امیر و غربا وقت مدد ہے
ہین ترک جو ہم سارے مسلمانونکے بہائی — ہین عالم تنہائی مین کیا وقت مدد ہے
تم دور ہو شرکت سے جو مجبور ہو اونکی — ہان زر سے ہی دو ساتھ بھلا وقت مدد ہے
تا فتح طلب حق سے کرو اونکی ہی امداد — مانگو تو انہین کی ہے دعا وقت مدد ہے
ڈالو جو نظر اخوت اسلام پر ڈالو — درد اونکا کہو جا کے سوا وقت مدد ہے

سنتے ہو ترکو نکا فسانہ ہی سنتے جاؤ — گر چاہو تو اونکا ہی بھلا وقت مدد ہے

مطلب ہو تو بیہودی ترکونکا ہو مطلب — مقصد ہو تو ترکون کو دلا وقت مدد ہے

تیین وہ میدان مین ہون تم چین سی بیٹھو — اسلام و غیرت کی ہی جا وقت مدد ہے

وہ ہوکے لڑین دین پہ تم پیٹ بہرے ہو — انصاف خدارا ہو ذرا وقت مدد ہے

دن رات لڑین ترک تم آرام سے سوؤ — ہمدردی بھی ہوتی ہی کیا وقت مدد ہے

جوکہ مدینہ کے محافظ ہین یہان تک — اسلام ہے دین سر کو کٹا وقت مدد ہے

بن باپ کے بچے ہون یتیم اونکی پریشان — درد اونکا نہیو تم کو ذرا وقت مدد ہے

رانڈ ہو تنہا ہو یک وقت نہ کہانے کا ٹھکانا — ہے قہر بڑا صدمہ بڑا وقت مدد ہے

ماریں پہرین اونکے زن و فرزند الٰہی — قبرون مین ہون سوتے شہدا وقت مدد ہے

واللہ بڑی عبرت و غیرت کی جگہ ہے — دنیا مین سبھی کہہ رہا سدا وقت مدد ہے

واللہ قیامت کے ہین آثار نمایان — ترکون پہ عجب وقت پڑا وقت مدد ہے

واللہ بڑی حیرت و حسرت کی جگہ ہے — ہر سمت سے آتی ہی صدا وقت مدد ہے

اللہ ری تسلیم و رضا کے یہ بڑی شان — ترکون نے کسی سے نہ کہا وقت مدد ہے

اللہ ری ہمت کہ مردون کے لگے انبار — پر حوصلہ مطلق نہ گھٹا وقت مدد ہے

اسپر بھی مسلمانو تمہین رحم نہ آوے — کس درجہ ہے افسوس کی جا وقت مدد ہے

واللہ مدد مال سے جتنی ہو کرو تم — دیگا تمہین حق اسکی جزا وقت مدد ہے

خوش ہوویگا اللہ مدد جتنی کرو گے — خوش ہونگے رسول دوسرا وقت مدد ہے

کر ختم اب اس نظم کو دربار خدا سے — ترکون کی مین کرتا ہون دعا وقت مدد ہے

امید شفیق کی خواہش ہی دل و جان سے یہ ہردم — کر اونکی مدد رب علا وقت مدد ہے

سیر العارفین اردو خواجگان چشت اور اولیاء عرب و عجم کے مقدس حالات و کرامات ہین حجم ۳۰۰ صفحہ قیمت ۱۲